106285 ـ دوران حمل تين بار طلاق دى اور رجوع كر ليا

سوال

مجھے میرے خاوند نے طلاق دی تو ابھی میرے حمل کا پہلا ماہ تھا، پھر اس نے طلاق كے ايك ماہ بعد مجھ سے رجوع كر ليا، ايك بار پھر ہمارے درمیان کوئی مشکل پیدا ہوئی تو خاوند نے مجھے دوبارہ طلاق دے دی اور میرا حمل چھٹے ماہ میں تھا اس كے بعد مجھ سے رجوع كر ليا، پھر حمل كے آٹھویں ماہ دوبارہ طلاق دے دی اس حالت میں دی گئی طلاق كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

حمل کی حالت میں دی گئی صحیح ہے اور واقع ہو جاتی ہے، اس لیے جب خاوند اپنی بیوی کو حمل کی حالت میں طلاق دے تو اس کی عدت وضع حمل ہے، خاوند کو حق حاصل ہے کہ وضع حمل سے قبل رجوع کر لے، اور اگر رجوع کرنے کے بعد وہ دوبارہ طلاق دے دے تو طلاق واقع ہو جائیگی، اور اگر وہ اس سے پھر رجوع کر لے اور پھر طلاق دے دے تو طلاق واقع ہو جائیگی، اور اس طرح وہ اپنے خاوند سے بائن ہو جائیگی اور اس وقت تك حلال نہیں ہو گی جب تك وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح رغبت نہ کر لے.

لوگوں میں جو یہ معروف ہے کہ حاملہ عورت کی طلاق واقع نہیں ہوتی یہ بات صحیح نہیں، اور نہ ہی اس کی کوئی اصل اور دلیل ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی کو ایك یا دو طلاق حمل کی حالت میں دے تو وضع حمل سے قبل اسے رجوع کرنے کا زیادہ حق حاصل ہے اور یہ ہی اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور ان عورتوں کے لیے حلال نہیں کہ اللہ تعالی نے ان کے رحم میں جو پیدا کر رکھا ہے وہ اسے چھپائیں، اگر وہ اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں البقرة (228).

اسے ابن جریر طبری نے تفسیر طبری (2 / 448) اور امام بیہقی نے سنن بیہقی (7 / 367) میں روایت کیا ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا حاملہ عورت کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" حاملہ عورت کو طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں، جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

" اس سے رجوع کرو پھر اسے رکھو حتی کہ وہ پاک ہو جائے پھر اسے حیض آئے پھر وہ پاک ہو، پھر اگر چاہو تو اسے طہر کی حالت میں طلاق دو قبل اس کے کہ اس سے جماع کرو یا پھر وہ حاملہ ہو " انتہی

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" بہت عجیب بات ہے کہ کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ حمل میں طلاق نہیں ہوتی، میں نہیں جانتا کہ ان کےپاس یہ چیز کہاں سے آئی، حمل میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، حتی کہ اگر اس نے حمل کی حالت میں بیوی سے جماع بھی کیا ہو اور غسل جنابت کرنے سے قبل بیوی کو طلاق دے دے تو طلاق واقع ہو جائیگی.

اس لیے حاملہ عورت کو حمل کی حالت میں دی گئی طلاق تو یقینی واقع ہو جاتی ہے " انتہی

دیکھیں: اللقاء الشہری (3 / 495).

واللہ اعلم .